سرکاری یوجنائیں وغیرہ کے سلسلے کی پانچویں کڑی

قانون حق معلومات (RTI)

نثاراحمد تمبولی، دھولیہ

8308438045

حکومت کی سینکڑوں یوجنائیں اور چند قوانین جیسے RTI/Delay in discharging duty..... جن کا سمجھنا، جاننا اوران سے استفادہ حاصل کرنا ہمارے لئے اشد ضروری ہے لیکن ہم عملی طور سے ان سے مستفید ہونے سے قاصر ہیں۔ وجہ صاف ہے، عموماً ملک ہند کے بیوروکریٹس کا یہ حال ہیکہ عوام سے جُڑی کسی بھی سرکاری یوجنا، اسکیم اور قوانین پر عمل کرنے میں وہ مکمل طور سے کوتاہی برتتے ہیں دوسرے یہ کہ یوجنا، اسکیم یا قوانین جن کیلئے نافذ کئے گئے ہیں وہ بھی اس سے مستفید ہونے میں لاپرواہی اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لہٰذا ملّت کے این جی اوز پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لیکن این جی اوز کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک تو حکومت سے گرانٹ لیکر حکومت کو لوٹنے والے اور اخبارات میں اپنے فوٹو شائع کرواکر سستی شہرت حاصل کرنے والے۔ دوسرے وہ این جی اوز ہوتے ہیں جنھیں قوم سے بے انتہا ہمدردی ہوتی ہے اور دل میں خوف خدا رکھ کر قوم کی خدمت میں جنون کی حد تک جُٹے ہوئے ہیں۔ آخر الذکر این جی اوز سے امّید رکھ کر سرکاری یوجناؤں وغیرہ کے نام سے آرٹیکل کا سلسلہ راقم الحروف نے شروع کیا ہے جس کی یہ پانچویں کڑی ہے۔ اللہ قبول فرمائیں (آمین)۔

تمام تر سرکاری یوجناؤں اور اسکیم کے تعلق سے معلومات حاصل کرنے کیلئے یا کسی اسکیم کے تحت ہم نے جو عریضہ منسلک افسر کے سپرد کیا ہے اس کی پروگریس جاننے کیلئے جو اشد ضروری ہے، ہمیں RTI یعنی قانون حق معلومات کے تعلق سے جانکاری ضروری ہے۔ قانون حق معلومات کے تعلق سے اخبارات میں سیکڑوں مضامین شائع ہوئے ہیں لیکن یہاں پر کچھ ضروری باتیں قارئین کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ قانون حق معلومات 2005 میں نافذ ہوا اس سے پہلے یعنی 1950 سے 2004 تک ملک میں عموماً لال فیتہ شاہی نے ننگا ناچ مچا رکھا تھا اور اپنے اختیارات کا غلط فائدہ اٹھا رہے تھے۔ قانون حق معلومات سے پہلے ان کی نکیل کسنے کیلئے عوام کے پاس کوئی بھی ہتھیار نہیں تھا لہٰذا عوام بے بس اور خاموش دیش کی ستیہ ناسی کا تماشہ دیکھتی رہی۔ قانون حق معلومات سے سرکاری کاموں میں کرپشن سے چھٹکارا پانے کیلئے، افسران کا ذمہ داری سے لاپرواہی اور کام میں شفافیت لانے کیلئے اب عوام کے ہاتھ میں قانون حق معلومات جیسا موثر ہتھیار آ گیا ہے۔ لیکن افسوس کہ عام طور سے مسلمانوں میں اس قانون کا صحیح استعمال کرنے کا رجحان کم نظر آتا ہے۔

گاندھی جی نے برسوں پہلے کہا تھا The real swaraj will come not by the aquisition of authority by a few but by the aquisition of capacity by all to resist authority when abused. ''مٹھی بھر افراد کے ہاتھ میں اقتدار حاصل ہونے سے صحیح معنوں میں سوراج نہیں آئیگا بلکہ سوراج کیلئے ضروری ہیکہ جب جب اہل اقتدار، اپنے عہدہ کا ناجائز استعمال کریں ایسے موقع پر انکی مخالفت کرنیکی قوت ہم میں پیدا ہوجائے۔'' اسی طرح شہید بھگت سنگھ نے پھانسی پر چڑھنے سے دو دن پہلے اپنی ماں سے کہا تھا ''بے بو تو رومت مجھے جلد ہی اس ملک میں دوبارہ جنم لینا ہوگا کیونکہ جو لوگ انگریزوں کی کرسیوں پر براجمان ہونگے وہ انگریزوں سے بھی زیادہ ننگا ناچ کرینگے۔'' اگر یہ اقوال اور خیالات ہماری سمجھ میں آجاتے ہیں تو ہمیں قانون حق معلومات کی اہمیت کا اندازہ با آسانی سمجھ میں آجائیگا۔

قانون حق معلومات جو، مراٹھی، انگریزی اور اردو میں ہماری ویب سائٹ www.mwodhule.com میں موجود ہے اس قانون کے سیکشن 2، 6،7، 11،19 اور 20 کا تفصیل سے مطالعہ کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ہر ریاست اور مرکزی حکومت کے دفتروں کیلئے قانون حق معلومات کے عریضہ کا فارمیٹ اور معلومات حاصل کرنے کیلئے فیس اور فیس ادا کرنے کا طریقہ کار الگ الگ ہیں۔ اسی قانون کی بدولت جب روزانہ ہم صبح اُٹھتے ہیں تو اخبارات میں کروڑوں روپیوں کے گھپلے اور گھوٹالے سامنے آرہے ہیں جس میں ملک کے بڑے بڑے بیوروکریٹس اور نیتاؤں کا شمار ہوتا ہے۔ یہی قانون ہے جس کے بل بوتے پر اب منترالیہ کے اعلیٰ عہدہ پر فائز .I.A.S افسران جیل کی ہوا کھارہے ہیں۔ اسی طرح ایسے چالیس پچاس افسران کو جب تک جیل کی سلاخیں گننا نہیں پڑے گی تب تک اس ملک کی بربادی رُکنے والی نہیں۔ آخر میں قانون حق معلومات کے تعلق سے فاضل سپریم کورٹ کے ایک اہم فیصلے کے تعلق سے بتاتا چلوں کہ فاضل کورٹ نے یہ فیصلہ سُنایا ہیکہ اب طالبعلم کو جوابی پرچہ کا انسپکشن کرنا قانون حق معلومات کے دائرے میں آ گیا ہے۔